رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۱ | ۲۹ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۷ ھ | ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

مصر کے نوجوان رضاکار کشمیر کی آزاد فوجوں کے دوش بدوش لڑینگے

اوڑی اور اکھنور کے درمیان آزاد فوجوں کے شدید حملے

اقلیتوں کی طرف سے پاکستان نیشنل لیگ کا خیر مقدم

حیدر آباد اور انڈین یونین کا مجوزہ سمجھوتہ

حکومت نظام کی ایگزیکٹو کونسل نے منظور کر لیا

حیدر آباد ۲۸ نومبر حکومت نظام کے وفد اور انڈین یونین کے درمیان ایک سال کیلئے جو سمجھوتہ طے ہوا ہے آج کافی غور و خوض کے بعد نظام گورنمنٹ کی ایگزیکٹو کونسل نے اسے منظور کر لیا اب اس سمجھوتے کا مسودہ حضور نظام کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اس کو منظور کر کے اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیں۔ مجلس اتحاد المسلمین کی ورکنگ کمیٹی نے آٹھ گھنٹے تک اس سمجھوتے پر غور کیا۔ لیکن ابھی تک وہ کسی قطعی نتیجہ تک نہیں پہنچی۔

انڈین یونین کے لیڈروں سے مسٹر لیاقت علی خاں کی ملاقاتیں

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اور مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ پاکستان نے آج بھی انڈین یونین کے لیڈروں سے اہم مذاکرات کئے۔ مسٹر لیاقت علی خاں گاندھی جی اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل سے ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ امید ہے آپ کل صبح بذریعہ طیارہ عازم لاہور ہو جائیں گے۔

خواتین مہاجرین کیلئے اونی کپڑے تیار کریں

حکومت اون مفت مہیا کرے گی

لاہور ۲۶ نومبر بیگم مسٹر لیاقت علی خاں نے عورتوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسلمان عورتوں سے اپیل کی کہ وہ مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کو سردی سے بچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اونی کپڑے تیار کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے بتایا کہ جو عورتیں اونی کپڑے بننے کا کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مغربی پنجاب کی حکومت ان کے لئے مفت اون مہیا کرے گی۔

پاکستان تعلیم کانفرنس کا دوسرا دن

کراچی ۲۸ نومبر پاکستان تعلیم کانفرنس کا آج دوسرا دن تھا۔ آج تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر غور و خوض کرنے کے لئے متعدد سب کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی ایک کمیٹی تعلیم بالغان کے سلسلے میں مقرر کی گئی ایک کمیٹی پرائمری تعلیم کو لازمی اور مفت کرنے پر غور کرے گی۔ ایک اور کمیٹی لڑکیوں کے لئے نصاب تعلیم مقرر کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔

لاہور میں تمام مکانات پُر ہو چکے ہیں

لاہور ۲۸ نومبر لاہور میں اسوقت تمام رہائشی مکانات پر ہو چکے ہیں۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ اب ضرورت مند لوگوں کو اسوقت تک مکان نہ مل سکیں گے جب تک ناجائز قبضہ کر لئے ہوئے مکان خالی نہ کرا لئے جائیں۔ (ا۔پ)

اتحاد اقوام کی جنرل اسمبلی میں آج رات تقسیم فلسطین کے سلسلے میں رائے شماری ہو جائیگی

نیویارک ۲۸ نومبر اتحاد اقوام کی جنرل اسمبلی میں تاحال فلسطین کو تقسیم کرنے کی تجاویز زیر بحث ہے امید ہے کہ آج رات کو اس سلسلے میں رائے شماری ہو جائے گی اور جنرل اسمبلی کے فیصلے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ نیویارک کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ تقسیم فلسطین کی تجاویز کی منظوری اب کافی مشکوک ہو گئی ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس تجویز کے حق میں دو تہائی ووٹ نہ آ سکیں

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار سورن سنگھ

ننکانہ صاحب میں

لاہور ۲۸ نومبر مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار سورن سنگھ آج ننکانہ صاحب تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ پیر احسان الدین ریفیوجی کمشنر بھی تھے۔ پہلے دونوں صاحب ننکانہ صاحب کے گوردوارے میں گئے اور گوردوارے کی دیکھ بھال اور صفائی وغیرہ کے انتظامات پر تسلی کا اظہار کیا جو سکھ ابھی وہاں مقیم ہیں ان کی حفاظت وغیرہ کے انتظام کو دیکھ کر بھی خوش ہوئے۔ انہوں نے روشنی وغیرہ کے سلسلے میں بعض تجاویز پیش کیں جن پر فوراً عمل کیا گیا۔ کل ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار سورن سنگھ نے خان آف ممدوٹ کے ساتھ کھانا کھایا اور سردار شوکت حیات کے ساتھ چائے پی۔ (ا۔پ)

ہندوستان اور پاکستان کا پھر ایک ہو جانا ناگزیر ہے

نئی دہلی ۲۸ نومبر سکھ سیوک دل کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے اپیل کی کہ باہمی جھگڑوں کو چھوڑ دینا چاہیئے اور تعصب سے پاک ہو کر ان مسائل و مشکلات کا حل سوچنا چاہیئے جو اسوقت ہندوستان اور پاکستان کو درپیش ہیں۔ آپ نے کہا کہ دونوں حکومتوں کے باہمی اختلافات طاقت کے ذریعے حل نہیں ہو سکتے۔ دونوں حکومتوں کے مشترکہ مفادات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر جذبات سے علیحدہ ہو کر غور کیا جائے تو ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا۔ کہ ان دونوں حکومتوں کا آپس میں ملجانا ناگزیر ہے۔ لیکن یہ الحاق محبت اور اتحاد کے نتیجے میں ہوگا۔ نہ کہ طاقت اور جنگ کے ذریعے۔ (ا۔پ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپا [illegible]

تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے سال چہاردہم اور دفتر دوم کے سال چہارم کا آغاز

چند گھنٹوں میں دو ہزار سات سو چھیاسٹھ اور پندرہ ہزار ایک سو تنتالیس روپیہ کے وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا قابلِ تقلید اور قابلِ مثال اسوہ حسنہ

جماعتوں اور براہِ راست وعدہ کرنیوالے افراد کو اپنے وعدے جلد سے جلد اضافہ کیساتھ حضور کی خدمت میں پیش کر دینے چاہئیں

آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے لئے جو بصیرت افروز اور ایمانوں کو بڑھانے والا خطبہ ارشاد فرمایا۔ وُہ بہت جلد جماعتوں کے انشاء اللہ پیش کیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ پڑھنے اور نماز جمعہ و عصر جمع کرانے کے بعد اندر تشریف لے گئے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل وعدہ رقم فرما کر ارسال فرمایا:۔

"میری طرف سے اور میری بیویوں کی طرف سے اور عزیزہ امۃ الودود مرحومہ کیطرف سے سابقہ موعودہ چندہ سے جو دس ہزار روپیہ اور کچھ روپیہ کا ہے۔ پانچ روپیہ بڑھا کر لکھ دیں۔"

تیرھویں سال میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ۱۰۱۰۰ تھا۔ اب سال چہاردہم کے لئے حضور کا عطیہ ۱۰۱۰۵ روپیہ ہوگا۔

اس کے ساتھ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل وعدے حضور کے پیش ہوئے:۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت اقدس و جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گذشتہ سال سے -/۱۰ روپیہ اضافہ کیا تھا -/۲۳۰ روپیہ کا

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین بنت حضرت اقدس میرا وعدہ -/۳۰ روپیہ پانچ روپیہ اضافہ حضور قبول فرما دیں۔

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت حضرت اقدس حضور ساٹھ روپیہ کا میرا وعدہ قبول فرما دیں

صاحبزادہ مرزا میاں حمید احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ اور دو صاحبزادیوں کے تین سو روپیہ گذشتہ سال یہ وعدہ -/۲۵۰ روپیہ تھا۔

سیدہ ام سید داؤد احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھا۔ کہ میں نے حضرت میر [illegible] سیدہ بشریٰ۔ مسعود و محمود اور [illegible] حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم و نانی اماں جان مرحومہ۔ حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ اور عزیزہ حمیدہ مرحومہ کی طرف سے گذشتہ سال ۲۰۸ روپیہ چندہ دیا تھا اس سال کے لئے -/۲۵۰ کا جس کی تفصیل دفتر میں بھجوا دونگی۔ وعدہ کرتی ہوں۔ اور اس رقعہ کے ساتھ ہی -/۲۵۰ کا چیک ارسال ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ چیک مل گیا۔ جو داخل خزانہ کر دیا گیا ہے۔

محترم سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالےٰ حضور کے آج کے تحریک جدید کے اعلان میں برکت عطا فرمائے۔ اور جماعت کو اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کی توفیق دے۔ میرا پچھلی دفعہ -/۷۰ کا وعدہ تھا۔ اب -/۷۵ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور ساری رقم اس کے ساتھ پیش حضور کرتا ہوں۔ امید ہے کہ حضور قبول فرمائینگے۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حضور میری طرف سے تحریک جدید کے چودھویں سال میں -/۴۰ کا وعدہ قبول فرما دیں۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بنت حضرت اقدس میری طرف سے تحریک جدید کے چودھویں سال کا وعدہ -/۶۰ منظور فرما کر مشکور فرما دیں۔ اور دُعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس سے بڑھ کر قربانی کی توفیق بخشے اور نیک بنائے۔

تحریک جدید کے الٰہی جہاد کا خطبہ تو آپ کے بہت جلد پیش ہوگا۔ اس اعلان کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنا پاک قابلِ تقلید اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوہ حسنہ پیش کرتے ہوئے یہ واضح کیا جاتا ہے۔ کہ ہر وُہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل کے تیرھویں سال میں شامل رہا ہے۔ خواہ وُہ تیرھویں سال کا وعدہ ادا کر چکا ہے۔ یا ابھی وعدہ ادا کرنے کا دل میں پختہ ارادہ کئے ہوئے ہے موجودہ بعض پیش آمدہ حالات نے اسے ادا کرنیکی توفیق نہیں دی۔ ایسے تمام دوستوں کو اپنے وعدے دفتر اوّل کے تیرھویں سال سے یا دفتر دوم کے سال سوم سے بڑھا کر کرنے چاہئیں کیونکہ جبکہ سال چہاردہم کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اپنا اسوہ حسنہ یہی ہے۔ کہ حضور نے گذشتہ سال سے اضافہ فرمایا ہے اور ہر مجاہد سے یہی مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وُہ بہر حال تیرھویں سال سے اضافہ کرے۔

دفتر دوم کے سال چہارم کے متعلق نہ صرف اُن احباب کو جلد سے جلد شامل ہونا چاہیئے۔ جو سال سوم میں شامل ہیں۔ خواہ وُہ اپنے سال سوم کی رقم ابتک ادا کر سکتے ہوں۔ یا پیش آمدہ حالات کے ماتحت نہ کی ہو۔ مگر دل میں پختہ یقین اور پختہ ارادہ ہو۔ کہ خُدا کے فضل سے یہ وعدہ ادا کرنا ہے۔

ایسے تمام احباب دفتر دوم کے سال چہارم میں وعدہ کر سکتے ہیں۔ اور وُہ احباب جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کے جہاد میں کبھی حصّہ نہیں لیا۔ اور اب ان کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخش دی ہے۔ اور وُہ اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں۔ یا عنقریب ملازمت یا تجارت وغیرہ کے ذریعہ آمد پیدا کرنے والے ہیں۔ ان کو دفتر دوم کے سال چہارم میں شامل ہونا چاہیئے۔

نئے شامل ہونے والے احباب کو اوّل تو ایک مہینہ کی آمد دینی چاہیئے۔ لیکن اگر ان کے ابتدائی حالات ایسے نہ ہوں۔ تو وُہ کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا نصف حصّہ دے کر شامل ہو جائیں۔ مگر دفتر دوم کے مجاہدوں کو یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے دفتر اوّل کی طرح اپنی قربانی کو سالانہ پانچ لاکھ تک بڑھانا ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہوئے پورا کرنا ہے۔

آج تحریک جدید کے اعلان پر جس اخلاص اور محبّت اور دل کی بشاشت سے احباب نے حضور کے وعدے پیش کئے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کا ہر فرد فوری طور پر نمایاں قربانی کرتے ہوئے وعدے پیش کرے گا۔ اور ان کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دیگا۔

اعلان کے چند گھنٹوں کے بعد دو ہزار سات سو چھیاسٹھ روپے نقد اور پندرہ ہزار ایک سو تنتالیس روپیہ کے وعدے پیش ہوئے۔ الحمد للہ۔ والسلام

خاکسار۔ وکیل المال تحریک جدید لاہور

آزاد فوجوں نے اوڑی اور کوٹلی کا درمیانی راستہ تباہ کر دیا

اکھنور کے قریب دُشمن کے رسل و رسائل کے راستے کاٹ دئے

پر اکھل۔ ۲۸ نومبر حکومت آزاد کشمیر کے ایک نمائندے کے بیان کے مطابق گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کشمیر کے مختلف محاذوں پر کوئی خاص قابلِ ذکر تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ البتہ اوڑی کے محاذ پر شدید لڑائی بدستور جاری ہے۔ آزاد فوجوں کا دعویٰ ہے کہ اُنہوں نے اس پیچ دار پہاڑی راستے کو جو اوڑی کو کوٹلی سے ملاتا ہے۔ بالکل بند کر دیا ہے نیز ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آزاد فوجیں اوڑی سے اکھنور تک تمام علاقے میں برابر حملے کر رہی ہیں۔ اور جنوب میں دُشمن کے رسل و رسائل کے راستوں کو کاٹ دینے میں۔ کامیاب ہو گئی ہیں۔

اس کے علاوہ انڈین یونین کی وزارتِ دفاع کی طرف سے ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ میرپور کے شمال مشرق میں ہندوستانی فوجوں کے ایک دستہ کی حملہ آوروں سے مڈبھیڑ ہوئی جس میں حملہ آوروں کو کچھ جانی نقصان پہنچا۔ علاوہ ازیں ایک انڈین طیارے نے اکھنور اور بھمبر کے علاقے میں حملہ آوروں کو حملہ کرتے ہوئے دیکھا۔ اور خود ان پر حملہ کر کے ان کو منتشر کر دیا۔ اوڑی کے علاقے میں بھی حملہ آوروں پر انڈین طیارے نے گولیاں برسائیں۔ (ا۔ پ)

حیدر آباد کی آزادی کو بہر حال برقرار رکھا جائے

پانچ ہزار طلبا کا مطالبہ

حیدر آباد۔ ۲۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد میں پانچ ہزار سے زائد طلباء نے اسوقت اپنی پڑھائی کو غیر معین عرصہ کے لئے چھوڑ رکھا ہے اور انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وُہ اپنی تمام تر توجہات اور ذرائع حیدر آباد کی آزادی کو برقرار رکھنے کی کوشش میں صرف کریں گے۔ اِس سلسلے میں مناسب اقدامات کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

طلباء نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وُہ معمولی سی فزیکل اور ملٹری ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ارد گرد کے علاقوں میں جائیں گے۔ اور رائے عامہ کو ریاست کی آزادی برقرار رکھنے کے حق میں ہموار کرنے کی کوشش کریں گے۔ (ا۔ پ)

روزنامہ الفضل لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء

مسلم لیگ پنجاب کا نیا پروگرام

ہم پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ بے سوچے سمجھے قوم کے اوپر کسی پروگرام کا ٹھونسنا عقل اور دانائی کا طریق نہیں ہوتا۔ اب پھر ایک دفعہ ہم وزارت پنجاب اور تمام مسلمانوں کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہیں کہ یہ راہ نہائت ہی خطرناک اور مہلک ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمارے قومی کارکنوں کو یہ بات تو بُری لگے گی لیکن مسلمانوں کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس تلخ سچائی کے کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت پنجاب کی حکومت کی عنان ہے۔ وہ ابھی معمولی ادارے چلانے کا بھی تجربہ نہیں رکھتے۔ بڑی بڑی سکیموں کے ایجاد کرنے اور ان کو چلانے کا سوال تو بالکل الگ ہے۔ انگریز جس حالت میں حکومت کی مشینری چھوڑ کر گیا تھا۔ آج اس سے بہت بدتر حالت میں ہے۔ پنجاب کا تعلیم یافتہ طبقہ ہی نہیں بلکہ حکومت پاکستان کے بڑے بڑے ذمہ وار افسر بھی یہ شکائت کر رہے ہیں۔ کہ پنجاب کا انتظام خرابی کی طرف جا رہا ہے۔ اور اس کے ذمہ وار افسر اصلاح کی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو رہے۔ سندھ کی گورنمنٹ بدنام چلی آتی تھی مگر سندھ کی حالت پنجاب سے بہت بہتر ہے اور اسی طرح صوبہ سرحد کی حالت پنجاب سے بہتر ہے اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ سندھ اور صوبہ سرحد نئے نئے تجربے کرنے کی طرف متوجہ نہیں۔ وہ عملی جدوجہد کے ساتھ اصلاح کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ اصلاح کا پہلا قدم یہی ہؤا کرتا ہے۔ اس لئے وہ پنجاب کی نسبت زیادہ کامیاب ہیں۔ سندھ کے روئی کے کارخانے مدت ہوئی چل چکے۔ اور بعض کارخانے تو اب کام ختم کر کے بند بھی ہونے والے ہیں۔ کئی کارخانے دسمبر کے آخر تک اپنا کام ختم کر دیں گے۔ لیکن پنجاب میں ابھی روز اول ہے۔ ٹھیکے ابھی تقسیم نہیں کئے گئے۔ اور بند دوکانیں ابھی کھولی نہیں گئیں۔ خفیہ طور پر ہندو تاجروں سے سمجھوتے کئے جا رہے ہیں۔ کہ کسی طرح وہ واپس آکر پھر اپنے کام سنبھال لیں۔ اور لیگ اور حکومت پنجاب کے ذمہ وار حکام اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں اس بات کا اقرار کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض تو پلیٹ فارم پر بھی اس کا اعلان کر چکے ہیں کہ ہندوؤں نے پھر آکر کام شروع نہ کیا۔ تو پاکستان کی مالی حالت بالکل تباہ ہو جائے گی۔ ایک طرف تو یہ حالت ہے۔ کہ جو کام پہلے سے چل رہے تھے انہی کو سنبھالا نہیں جا سکتا۔ اور وہ خلا جو ہندوؤں کے بھاگ جانے سے پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا پہلا حصہ بھی ابھی تک پُر نہیں ہوا۔ بنکوں کی برانچیں رکی ہوئی ہیں۔ لوگ چیک لئے پھرتے ہیں۔ اور ان کو توڑنے والا کوئی نہیں۔ بنک شکائت کرتے ہیں کہ ہمیں ٹرینڈ آدمی نہیں مل رہے۔ کارخانوں والے رو رہے ہیں۔ کہ اول تو مشینری لوگوں نے ادھر ادھر کر لی ہے۔ دوسرے کارخانوں کے نام بدل کر جھوٹی مہریں تک تیار کر لی گئی ہیں۔ اصل کارخانہ کا سامان تو ادھر ادھر کر دیا گیا ہے۔ جھوٹے نام کا کارخانہ جب انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ کسی کو تقسیم کرتا ہے۔ تو وہاں انسپکٹر آف انڈسٹریل لکھ دیتا ہے کہ اس نام کا کوئی کارخانہ ہے ہی نہیں۔ دو مہینے خراب کرنے کے بعد یہ جواب جتنا دلشکن اور ساتھ ہی آنکھیں کھول دینے والا ہے۔ اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جو بے چینی ان حالات سے پیدا ہو رہی ہے۔ اس کا علاج نئی نئی سکیموں سے کرنا بالکل غلط طریق اور قوم کے لئے مہلک ہے۔ پہلے ان رخنوں کو بھرنا چاہیئے جو ملک کی اقتصادی حالت میں پیدا ہو چکے ہیں۔ جو کارخانے اور جو صنعتیں اور جو تجارتیں ہندوؤں کے پاس تھیں۔ اگر وہ مسلمان سنبھال لیں اور صحیح طور پر ان کے ٹیکسوں کی تشخیص ہو جائے تو صوبجاتی حکومتوں اور مرکزی حکومت کی مالی حالت نہائت ہی شاندار ہو جاتی ہے۔ اس وقت صنعتی کارخانوں کو ملکی اور قومی بنانے کی سکیمیں ایسی ہی ہیں۔ جیسا کہ کسی شخص کا مکان ٹپک رہا ہو۔ اور وہ بجائے چھت پر تین چار ٹوکریاں مٹی ڈال کر اپنے بیوی بچوں کو اور اپنے اسباب کو ضرر سے بچانے کے کسی انجنیئر کی طرف دوڑ جائے کہ ہم آئندہ ایک کوٹھی تیار کریں گے۔ اس کا نقشہ کیا ہونا چاہیئے اور کس قسم کا میٹریل استعمال ہونا چاہیئے جو کچھ خزانے دے رکھا ہے۔ پہلے اس کو سنبھالو۔ وہ ہاتھوں سے نکل رہا ہے۔ اور اقتصادی نظام تہ و بالا ہو رہا ہے۔ جو کام ہندو افراد آج سے پہلے پنجاب میں کر رہے تھے۔ اور جو یورپین کاموں کے مقابلہ میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب وہی کام نہیں سنبھالا جا سکتا۔ تو آئندہ ان تعمیروں کے خواب دیکھنا جو تعمیریں کہ بیسیوں سال کی کشمکش اور جدوجہد اور غور و فکر کے بعد یورپ کے فلاسفر اب کھڑی کرنے لگے ہیں۔ اور جس کی خوبی کا مغرب کا کثیر حصہ بھی ابھی قائل نہیں ہوا۔ اور اس کے ملک کے لئے مفید ہونے پر مُصر ہے کہاں تک معقول کہا جا سکتا ہے۔ اور کہاں تک ملک کے مفاد کے مطابق ہو سکتا ہے۔

ملک کی اہم صنعتوں کی اصطلاح بھی ایک نہائت پیچیدہ اصطلاح ہے۔ یورپ کی چند مغربی کتابوں میں اہم صنعتوں کی اصطلاح پڑھ کر لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ شائد اہم صنعت کی اصطلاح چند مخصوص صنعتوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ ہر ملک کی اہم صنعتیں الگ الگ ہیں۔ اور اہم صنعتوں کا فیصلہ کرنا آسان کام نہیں۔ اہم صنعتوں کا فیصلہ ہوائی بحری اور برّی فوجوں کے بڑے افسر اور ان کے اقتصادی مشیر مرکز اور صوبجات کے مالی افسروں اور پبلک کے اقتصادی ماہروں کے ساتھ ملکر کیا کرتے ہیں ہر ملک کی اہم صنعتیں دوسرے ملک کی اہم صنعتوں سے مختلف ہؤا کرتی ہیں۔ اہم صنعت کی کوئی ایسی جامع مانع تعریف نہیں ہے۔ جو ہر ملک پر یکساں چسپاں ہو سکے۔ مغربی ممالک کے اقتصادی ماہر اس ابتدائی نکتہ کو سمجھتے ہیں۔ مگر ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ ہم حقیقت کو سمجھے بغیر صرف الفاظ کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ملک کا عامی نعرے لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے دشمن کو قتل کر دینے اور مار دینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور موچی دروازہ کے باہر کی میٹنگ میں جو اس نے شور کیا ہے۔ اس شور کی وجہ سے اس کی قوم ہر ایک خطرہ سے محفوظ ہو گئی ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کا لیڈر یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس نے یورپ کی کوئی کتاب پڑھ لی ہے۔ یا اس نے بعض اخباروں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس میں سے بعض الفاظ جو اس وقت مغرب میں یا مغرب کے ایک طبقہ میں مقبول ہو رہے ہیں اسے پسند آگئے ہیں۔ خصوصاً اس حال میں کہ کالج کے ناتجربہ کار طلباء بھی ان الفاظ کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر موقعہ اور بے موقعہ ان الفاظ کو استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ تو ان الفاظ کو اپنے پروگرام میں شامل کر دینا گویا ملک کی ترقی کا راستہ کھول دینا ہے۔ ہماری اس حالت پر خدا ہی رحم کرے۔ ہماری گاڑی دریا کے منجدھار میں پھنسی ہوئی ہے۔ ہم اس گاڑی کو اس دریا سے نکالنے کی کوشش تو نہیں کر رہے۔ اور دو سو میل کے فاصلہ پر ایک بجلی سے چلنے والی ریل کی سکیم بنا رہے ہیں۔ جس ریل کے چلانے کے لئے جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہم ان سے ذرا بھی واقفیت نہیں رکھتے۔ نہ ہماری قوم ان مشکلات سے کوئی واقفیت رکھتی ہے۔ کہ وہ صحیح فیصلہ ہمارے لئے کر سکے۔ مگر ہم ہیں کہ اس وقت جبکہ ہماری گاڑی دریا کی تیز دھار کی مار سے الٹنے والی ہے۔ ہماری بیوی اور بچے خوف سے چیخیں مار رہے ہیں۔ بیلوں کے جسم ڈر کے مارے تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اپنے خیالی پلاؤ کے مزے اڑا رہے ہیں۔ اور گردوپیش کے تمام خطرات سے آنکھیں بند کر کے مزے سے سر ہلا رہے اور چٹکیاں بجا رہے ہیں۔

نفع مند کاروبار میں روپیہ لگانے والے

دوستوں کو ضروری اطلاع

بعض دوستوں نے میرے ذریعہ قادیان کے بعض کارخانہ داروں اور دوسرے دوستوں کو کاروباری اصول پر روپیہ دیا ہؤا تھا۔ اور وہ اس وقت تک اپنے روپے کا معقول نفع حاصل کرتے رہے ہیں۔ میں ہر ایسے سودے کے موقعہ پر فریقین پر یہ بات واضح کر دیتا رہا ہوں۔ کہ ان سودوں میں مجھ پر کسی قسم کی قانونی یا شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔ بلکہ میں صرف دوستوں کی امداد کے لئے اخلاقی بناء پر اپنے ذریعہ ایسے سمجھوتے کرا دیتا ہوں کہ کسی قسم کا ذاتی فائدہ اٹھانا تو درکنار اکثر اوقات خود اپنے پاس سے متفرق اخراجات وغیرہ برداشت کر کے دوستوں کی اخلاقی امداد کرتا رہا ہوں۔ لیکن گذشتہ فسادات میں جو حقیقۃً ایک قیامت کا نمونہ تھے۔ قادیان کے سب کارخانہ داروں کے کارخانے اور اکثر دوستوں کے املاک کلیۃً ضائع ہو چکے ہیں۔ جس میں ان کی کسی غفلت یا کوتاہی کا دخل نہیں ہے۔ اور گو ہمیں خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ انشاء اللہ قادیان ہمیں ضرور واپس ملے گا۔ اور مرکز سلسلہ کے متعلق خدا کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ لیکن جب تک موجودہ عالمگیر تباہی کے آثار باقی ہیں۔ اس وقت تک ایسے لوگ جو فی الحال اپنا سب کچھ کھو چکے ہیں ہر رنگ میں ہمدردی کے مستحق ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ روپیہ لگانے والے دوست قرآنی حکم فنظرۃ الی میسرۃ کے ماتحت کچھ عرصہ تک صبر سے کام لیں گے۔ اور دوسری طرف میں امید کرتا ہوں کہ روپیہ لینے والے دوست بھی اس بوجھ کو اپنے ذمہ ایک مقدس بار خیال کرتے ہوئے حالات کے بہتر ہوتے ہی اسے اتارنے کی کوشش کریں گے۔ البتہ جن دوستوں کو اب بھی توفیق حاصل ہو ان کا فرض ہے کہ اس ذمہ داری کو ابھی ادا کریں۔ وکان اللہ معہم اجمعین

خاکسار: مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء

پنڈت نہرو کا کشمیر کے متعلق بیان

گزشتہ منگل کے روز ڈومینین پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں معاملات کشمیر کے متعلق انڈین یونین کی طرف سے جو صفائی پیش کی ہے۔ اور حکومت پاکستان پر جو الزامات لگائے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ آپ دنیا کی عدالت میں ایک نہایت کمزور کیس کو محض اپنی وکیلانہ قابلیت کے بل پر کھڑا کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ پاکستان حکومت پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کا جواب تو پاکستان حکومت کے ذمہ ہے۔ لیکن اس مختصر نوٹ میں ہم جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ حکومت انڈین یونین کی طرف سے صفائی پیش کرنے میں آپ نے اگرچہ بہت سی باتیں لکھی ہیں لیکن حیرانی ہے کہ آپ نے اس فرد جرم کا جواب دینا پسند نہیں فرمایا۔ جو ایڈیٹر سٹیٹسمین اور مسٹر گاڈفری براس جیسے غیر جانبدار لوگوں نے اس کی جارحانہ روش کے متعلق اسپر لگائی ہے اور جس کیطرف ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں ذکر کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر انڈین حکومت کے پاس ان الزامات کا کوئی جواب باصواب ہوتا تو پنڈت نہرو کے لئے یہ بہترین موقعہ تھا۔ کہ دنیا کے سامنے اسکو پیش کرتے۔ سوال یہ ہے کہ جوناگڑھ میں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے اور کشمیر میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے کس منطقی اصول کے مطابق انڈین یونین بیک وقت اپنی فوجی کارروائیوں کا جواز ثابت کرسکتی ہے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ آپ کی حکومت کو کشمیر کے لوگوں کے ساتھ جیسا کہ آپ نے ظاہر کیا ہے انتہا درجہ کی ہمدردی ہے (اگرچہ دنیا جانتی ہے کہ یہ سراسر غلط ہے) لیکن اس کے باوجود کیا یہ سچ نہیں اور خود آپ نے اس کا اقرار نہیں کیا۔ کہ کشمیر کے معاملات میں آپ کی حکومت نے کشمیر کے لوگوں کی دعوت پر نہیں بلکہ کشمیر کے حکمران کی دعوت پر دخل اندازی کی ہے۔ بیشک آپ کہہ سکتے ہیں اور کہا بھی ہے۔ کہ آپ نے صرف کشمیر کے حکمران کی دعوت پر نہیں بلکہ شیخ محمد عبداللہ کی دعوت پر بھی جو کشمیر کے لوگوں کے واحد نمائندہ ہیں یہ قدم اٹھایا ہے۔ لیکن کیا یہ شیخ محمد عبداللہ وہی نہیں ہیں۔ جن کو ابھی کل ہی کشمیر کے حکمران نے اس جرم میں کہ انہوں نے "کشمیر چھوڑ دو" کی تحریک شروع کی تھی جیل میں ڈال دیا تھا۔ اگر یہ شیخ محمد عبداللہ انہی لوگوں کے نمائندہ ہیں جنہوں نے ان کے ساتھ "کشمیر چھوڑ دو" کا نعرہ لگایا تھا۔ تو بتایا جائے وہ لوگ اب کہاں ہیں۔ کیا وہ سب کے سب کشمیر کے حکمران کی دشمنی چھوڑ کر ایک ہی لمحہ میں شیخ محمد عبداللہ کی طرح اس کے گہرے دوست بن گئے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو پھر سرینگر سے کشمیر کا حکمران قبل از وقت کیوں بھاگ آیا تھا۔

کیا آپ نے اپنی تقریر میں تسلیم نہیں کیا۔ کہ ریاست جموں وکشمیر میں مسلمانوں نے غیر مسلموں اور غیر مسلموں نے مسلمانوں کو نقصان جان و مال پہنچایا کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ریاست کے اکثر غیر مسلم کشمیر کے حکمران کے طرفدار ہیں۔ اور اکثر مسلمان اس کے مخالف ہیں۔ جس طرح تھوڑے سے مسلمان شیخ محمد عبداللہ کے ساتھ ہیں۔ اسی طرح تھوڑے سے غیر مسلم بھی تو کشمیر کے حکمران کے خلاف ہیں۔ مثلاً پریم ناتھ بجاج ایڈیٹر ہمدرد جن کو اسی جرم کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا گیا۔ کیا ریاست میں مسلمان پچاسی فیصدی نہیں ہیں۔ ان پچاسی فیصدی مسلمانوں میں سے کتنے ہیں جو شیخ صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور جن کے وہ نمائندہ ہیں۔ اگر مسلمانوں کی اکثریت ان کے ساتھ ہوتی۔ تو پھر انڈین حکومت کی فوجی امداد کی کیوں ضرورت پڑی۔ محض چند صد قبائلیوں کے خوف سے؟ کیا چند صد قبائلی خواہ کتنے بھی تیز کیوں نہ ہوتے۔ ریاست کے لوگوں کی مدد کے بغیر اتنی کامیابی حاصل کر سکتے تھے۔ کہ خود حکومت کشمیر بھی لرزہ بر اندام ہو کر انڈین یونین سے طالب امداد ہونے پر مجبور ہو گئی۔ کیا حکومت کشمیر کی ڈوگرہ فوج آزاد ہند کے مسلح افراد سکھ پناہ گزین اور کشمیر کے لوگوں کی اکثریت جس کا بیشتر حصہ یقیناً مسلمان ہونا چاہیئے مل کر بھی ان چند صد قبائلیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو پھر انڈین ڈومینین کو دنیا کی نظر میں اپنے آپ کو بدنام کر کے اور دورخی پالیسی کا خطرناک الزام لے کر میدان جنگ میں کودنے کی کیا ضرورت تھی۔

بے شک آپ کے پاس اس کا گھڑا گھڑایا جواب موجود ہے۔ کہ دراصل ان چند صد قبائلیوں کی پشت پر پاکستان کی طاقت کام کر رہی ہے اگر برائے بحث یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ حکومت پاکستان پر آپ کا یہ الزام درست ہے۔ کہ وہ کشمیر کو اپنے ساتھ الحاق کے لئے مجبور کرنے کے لئے قبائلیوں کو شہ دینے کے جرم کی مرتکب ہوئی ہے۔ تو کیا خود یہ حقیقت اور قبائلیوں کا معاملات کشمیر میں اس قدر دلچسپی لینا یہ ثابت نہیں کرتا کہ ریاست کا ہندو حکمران محض ہندو ہونے کیوجہ سے اپنی ریاست کی اکثریت کے علی الرغم انڈین یونین کے ساتھ الحاق کی سازباز کرتا رہا ہے۔ ورنہ ایک بچہ بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر کشمیر کے ہندو حکمران کی یہ بدنیتی نہ ہوتی۔ تو کیا حکومت پاکستان یا قبائلیوں کا سر پھرا تھا کہ وہ اپنی جان و مال اور شہرت کو خطرے میں ڈالکر خواہ مخواہ انڈین یونین جیسی طاقتور نیک دل اور کشمیر کے عوام سے اتنی ہمدردی رکھنے والے ہمسائے سے دشمنی مول لیتے۔ پھر جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ اگر برائے بحث مان بھی لیا جائے۔ کہ کشمیر کی پچاسی فی صدی نہتی مسلمان آبادی کی ہندو حکمران کی استبداد سے خلاصی کے خیال سے پاکستان کی حکومت نے قبائلیوں کے اپنے علاقے میں سے گذرنے سے روکنے کے لئے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا۔ اور اس سے پنڈت صاحب کے خیال کے مطابق یہ نتیجہ اخذ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ریاست کے اپنے ساتھ الحاق کی خاطر عمداً جبر و اکراہ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور اس کے لئے وہ مورد الزام ٹھہرائی جا سکتی ہے۔ تو پھر جوناگڑھ کے معاملہ میں جس بے اصولی کا مظاہرہ انڈین حکومت نے کیا ہے۔ اس کے متعلق انڈین یونین کیوں مورد الزام نہیں ٹھہرائی جا سکتی۔ کیا اس کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ پنڈت جی کو دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو بہت نظر آجاتا ہے۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ جوناگڑھ کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے اعلان کے بعد انڈین یونین کا فوجی دباؤ ڈال کر ریاست کے نظم و نسق پر جابرانہ قبضہ کر لینا کیا اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے۔ کہ انڈین یونین کھلم کھلا جسکی لاٹھی اسکی بھینس کے اصول پر عمل کرنا اپنے لئے تو جائز سمجھتی ہے۔ مگر دوسروں کو محض اپنے غلط یا صحیح ظن کی بناء پر جبر کا مرتکب گردان کر دنیا کو فریب دینے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ اور ڈومینین پارلیمنٹ میں پنڈت کا پاکستان حکومت پر محض کچھ شکوک کی بناء پر جبریہ طریقے استعمال کرنے کا ببانگ دہل الزام لگانا اس شعر کا مصداق نہیں ہے

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اگر جوناگڑھ کی اکثریت اس بات کی حقدار ہے۔ کہ حکمران کی مرضی کے خلاف اور پاکستان کے حقوق کی پامالی کے باوجود انڈین یونین کھلم کھلا بے اصولی کا مظاہرہ کرے۔ تو کشمیر کی مظلوم اکثریت کو کیوں حق حاصل نہیں۔ کہ حکمران اور انڈین یونین کی استبدادی کارروائیوں کے انسداد کے لئے اپنے ہم مذہب ہمسایوں کے پاس فریادی ہو۔ اور اگر برائے بحث یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ پاکستان کے بعض افسروں نے ان کے معاملہ میں ہمدردانہ دلچسپی لی بھی ہے۔ تو ان کا یہ جرم انڈین یونین کے ہمالیہ جتنے بڑے جرم کے سامنے کیا وقعت رکھتا ہے۔ جوناگڑھ کے پاکستانی علاقہ پر انڈین یونین تو برملا چھاپہ مار سکتی اور قابل الزام نہیں ٹھیرتی۔ مگر پاکستان چند غلط یا صحیح قرائن کی بناء پر کشمیر کے ہمسایہ علاقے کے معاملات میں دلچسپی لینے کے لئے مورد الزام ٹھیرے۔ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے اور کیسی منطق ہے۔ پنڈت جی نے کشمیر میں استصواب رائے کے متعلق پاکستان کے مطالبہ سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان کے اس مطالبہ سے کہ حکمران اور ہندوستانی فوج اور آزاد کشمیر فوج دونوں اپنی اپنی کارروائی بند کر دیں تاکہ اکثریت بغیر کسی بیرونی دباؤ کے آزادانہ فیصلہ کر سکے ظاہر ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کو پاکستان کی حمایت ہی حاصل نہیں۔ بلکہ وہ عملاً انکی مدد کر رہی ہے۔ ایک ایسا نتیجہ ہے کہ اگر انڈین یونین کی اپنی نیت نیک ہوتی۔ اور استصواب کشمیر کے بارے میں وہ کسی اصول کی پابند ہوتی۔ تو بجائے اس کے کہ اسکی نظر پاکستان پر بہتان باندھنے کی طرف جاتی۔ وہ اس کے اس مطالبہ کا خوشی سے خیر مقدم کرتی۔ اگر آزاد کشمیر فوج کشمیر کے معاملہ میں محض چھاپہ ماروں کا گروہ کہلا سکتی ہے جس اصول کے مطابق اس کو یہ لقب عطا کیا گیا ہے۔ کیا اسی اصول کے مطابق انڈین یونین کی جوناگڑھ میں دخل اندازی اس کو بھی اسی خطاب کا مستحق نہیں بناتی۔ اگر جوناگڑھ میں جیسا کہ انڈین حکومت کا دعوےٰ ہے۔ اکثریت نے اس کو دخل اندازی کی دعوت دی ہے۔ تو کیا کشمیر میں آزاد کشمیر فوج کی حرکت کشمیر کی اکثریت کی تائید نہیں رکھتی۔ محض شیخ محمد عبداللہ کو خرید لینے سے تو حقیقت نہیں چھپ سکتی۔ دنیا اتنی اندھی نہیں۔ جتنا پنڈت جی اسکو خیال کرتے ہیں۔ ہماری اس بات کی صداقت کی شہادت میں سٹیٹسمین اور مسٹر گاڈفری براس کی اس معاملہ میں وہ غیر جانبدارانہ رائے ہے۔ جس کی طرف ہم پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں۔

پاکستان کے جائز اور منصفانہ مطالبہ کو ایسے کمزور اور نامعقول عذرات سے ٹالنے کی کوشش دنیا کی نظر میں انڈین یونین جیسی حکومت کے کسی طرح شایان شان نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور نہ پنڈت نہرو جیسی شخصیت کے لئے افزائش عزت کا باعث ہو سکتی ہے۔ استصواب سے غرض اگر ملک کے لوگوں کا صحیح فیصلہ معلوم کرنا ہے۔ تو انصاف کے ہر اصول کے مطابق ضروری ہے۔ کہ بیرونی دباؤ کا ذرا سا شائبہ بھی نہ ہو۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ پاکستان حکومت کا یہ مطالبہ نہ صرف کشمیر کے متعلق ہے بلکہ جوناگڑھ میں بھی وہ انہیں شرائط کے مطابق استصواب رائے کرانے کے حق میں ہے جہاں اس کو الحاق کی بناء پر قانوناً

ربی حقوق حاصل ہیں جو انڈین یونین کو کشمیر میں حاصل ہیں۔

اگر جوناگڑھ میں اپنے حقوق کی نگہداشت کی کوتاہی کو پاکستان کی کمزوری پر بھی محمول کیا جائے۔ گو یہ بات اس کے قانونی حقوق کی قوت کی نفی نہیں کرتی۔ بلکہ الٹا یہ اس بات کی صریح دلیل ہے۔ کہ انڈین یونین انصاف اور حق سے نہیں۔ بلکہ محض سینہ زوری سے کام لے رہی ہے اور استصواب رائے کا ڈھونگ اپنی جارحانہ روش پر ملمع کے طور پر رچا رہی ہے نہ کہ انصاف

اور "حق بحقدار" کے نقطۂ نظر سے آفرین ہم پنڈت جی سے اتنا اور بھی عرض کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے پاکستانی حکومت کی توجہ جن تعمیری کاموں ملک کی بہبودی کی طرف دلائی ہے۔ کیا آپ خود بھی اس پند پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور انڈین حکومت کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرائیں گے۔ کہ وہ پاکستان کو شانے یا بہر حال کمزور رہنے کمزور کر دینے کی شعبدہ بازیات میں اپنا اور پاکستان کا وقت ضائع کر رہی ہے۔ اس کو ترک کر کے اپنے حصہ ملک کی اصلاح اور بہبودی کی طرف متوجہ ہو۔

جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ کیلئے ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے ماتحت جماعتوں کی تنظیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک وفد مشتمل بر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری و مولوی نذیر احمد صاحب مبشر و مولوی محمد سعید صاحب مندرجہ ذیل جماعتوں کے دورہ کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔ امراء صاحبان اپنے حلقہ کی جماعتوں کے عہدہ داروں اور سرکردہ اصحاب اور اس علاقے میں کام کرنے والے مبلغین کو مقررہ تاریخ پر طلب فرماویں۔ پروگرام درج ذیل ہے۔

شہر سیالکوٹ۔ ۲۸ ؍ نومبر تا ۳۰ ؍ نومبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

چونڈہ — یکم و ۲ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز سوموار و منگل

دالہ زید کا — ۴ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز جمعرات

شہر گوجرانوالہ — ۶ و ۷ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز ہفتہ و اتوار

مانگٹ اونچے — ۹ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز منگل

مدرسہ چٹھہ — ۱۱ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز جمعرات

چک چھور — ۱۶ و ۱۷ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز منگل و بدھ

شہر شیخوپورہ و آنبہ — ۱۹ ؍ دسمبر ۴۷ء بروز جمعہ

(ناظر اعلیٰ)

ولادت: مورخہ ۱۱ ؍ ۴۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سید صادق احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ درازی عمر اور خادم دین کے لئے درخواست دعا ہے۔ (میر حامد شاہ ساکن مونگ)

وفات: میرے والد حضرت شیخ رحیم بخش صاحب جو موصی تھے مورخہ ۱۶ ؍ ۴۷ء کو انبالہ ریلیف کیمپ میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحوم و مغفور کے درجات بلند کرنے کی دعا فرماویں۔ (محمد صدیق احمدی ابن رحیم بخش صاحب سکنہ بسیر (ریاست پٹیالہ) حال گولیکی ضلع گجرات)

پتہ مطلوب ہے

غلام محمد صاحب زرگر ساکن قادیان اپنے موجودہ پتہ سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے نظارت کو اطلاع دی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

خیریت مطلوب ہے

۱۔ چوہدری نواب الدین صاحب موضع گھوٹہ تحصیل و ضلع گورداسپور و جملہ لواحقین

۲۔ چوہدری محمد مختار ولد چوہدری فتح محمد صاحب موضع سٹھیالی و دیگر لواحقین۔

۳۔ چوہدری عبد الحمید صاحب (قادیان) ٹیچر موضع بھینی ضلع گورداسپور و دیگر لواحقین

۴۔ چوہدری محمد ستار صاحب صوبیدار (آئی۔ اے۔ او۔ سی۔ ولد چوہدری محمد علی صوبیدار)

۵۔ مولوی سراج الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی خیریت اور موجودہ پتہ سے مطلع فرماویں۔ (نور الحق ابن مولوی سراج الحق صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان، موقت دفتر آبادی جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

۶۔ بشیر احمد۔ محمد صدیق۔ غلام احمد شکار والے جس جگہ ہوں جوالدار نور اللہ کو مانگٹ اونچے ملیں۔

ایک مشہور قبائلی کا مکتوب

آزاد کشمیر فوج کے محاذ سے کرنل شاہ لیند محسودی کا بیان

بخدمت ایڈیٹر الفضل السلام علیکم۔

میں کل ہی کشمیر کے محاذ جنگ سے واپس آیا۔ اور ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کے ہاں الفضل کے چند گذشتہ پرچے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ گاندھی جی کے خیالات سے آگاہی ہوئی۔ سردار پٹیل کی مسلمانوں کو ہمیشہ نوزندہ کرنے والی دھمکیاں پڑھیں۔ آپ کے پرچہ مورخہ ۱۴ ؍ نومبر زیر عنوان "کشمیر اور پاکستان" جس میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقسیم ہندوستان میں سازش کا گہرا پارٹ ادا کیا۔ غور سے پڑھا۔ بے شک پٹھان کے سوال پیدا کرنے پر بہت کچھ خرچ کیا گیا ہے مجھ پر بھی ڈورے ڈالے گئے۔ ایک دفعہ ۹ ہزار کی رقم پیش کر کے کہا گیا۔ کہ آج خواہ بند ہے پرسوں مزید گیارہ ہزار روپیہ دیا جاوے گا۔ یہ رقم دیوان شری لال صاحب جو پہلے اسسٹنٹ کمشنر اور بعد ڈپٹی کمشنر ڈی آئی خان مقرر ہیں۔ ان کے ذریعہ پیش کی گئی تھی مجھ میں اس رقم کے لینے کا حوصلہ نہ تھا۔ میں نے اپنے بھتیجے نادر خان صوبیدار کو بتایا۔ میرے بھتیجے نے اس رقم کو اسلام کے خلاف کھلی بغاوت قرار دے کر ٹھکرا دیا۔ انہیں دنوں مجھے حاجی صاحب یعنی فقیر آف ایپی کا خط ملا جس میں میرے باپ دادوں کی بڑائی اور تعریف کے بعد درج تھا۔ کہ میں ایک شیعہ کا پیرو بن گیا ہوں۔ گو مجھے دکھ ضرور ہوا۔ کیونکہ حاجی صاحب ہمارے ملک کی قابل احترام ہستی ہیں۔ لیکن افسوس ہم نے ان کے نظریہ کے خلاف پاکستان کی خدمت کے لئے مسلم لیگ کی قیادت کو زیادہ ترجیح دی۔ آپ کا یہ مضمون اسلامی ملازادوں کے خوب سیکھنے اُدھیڑ رہا ہے گو افسوس یہ پرچہ ایک محدود دائرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے میں باقی اخبارات سے التجا کروں گا۔ کہ وہ اس کی اشاعت کو وسعت دیں۔

(۲) آپ نے ایک دوسرے پرچہ میں "کشمیر کی جنگ آزادی" کے عنوان میں ناطہ رشتہ کے تعلقات سے متاثر ہو کر اس جنگ میں الجھنے کی وجہ اسباب بتایا ہے۔ خیر مگر میں آزاد قبائل کو اس دن تہیہ کر لیا تھا۔ جس دن پٹیل۔ نہرو اور بلدیو سنگھ کے ہاتھوں مکمل فوجی طاقت آ چکی تھی۔ اور انہوں نے مشرقی پنجاب۔ پٹیالہ اور دہلی وغیرہ کے ہمارے مسلم بھائیوں کو بے سروسامان کر کے تہ تیغ کرنا شروع کیا تھا۔

اس وقت ریاست پٹیالہ کے نظامی محکمات میں ایسے کرتا دھرتا موجود ہیں۔ جو ہماری غیرت اور عادات سے خوب واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ہم ہمسایہ قوموں سکھوں ہندوؤں اور باقی اقلیتوں کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ ہم اپنے ہمسایوں کے لئے اپنی جانوں پہ کھیل جاتے ہیں۔ اب بھی بہت سکھ اور ہندو پیتر ۱۱ اور باقی آزاد قبائل میں بلا خوف و خطر اپنے کاروبار کر رہے ہیں۔ مگر ان درندوں نے ہماری اس سپرٹ کا ذرا پاس نہ کیا۔ اور ہم پر ایسا کاری زخم لگایا۔ جو صدیوں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ہم پٹیالہ کی فوجی بغاوت والی حقیقت کو بھی خوب سمجھ چکے تھے۔ ہمارے کئی آزاد قبائل کے افراد ان گاڑیوں میں موجود تھے۔ جو غالباً ۲۰ ؍ ۹ ؍ ۴۷ء اور ۲۱ ؍ ۹ ؍ ۴۷ء کو دہلی سے روانہ ہوئی تھیں۔ جن کو رستہ میں کھڑا کر کے چار گھنٹے مسلمانوں کا کشت و خون کیا گیا تھا۔ چھت پر جو پناہ گزین تھے۔ ان کو ٹرین کی فوجی گارڈ نے نظامی گنوں سے مار مار کر گرایا تھا اور یہ سب حکومت کی سازش اور منظم طریقہ سے ہو رہا تھا۔ ہم اپنے پٹھانی خیال کے مطابق ایسی حکومت اور ایسے لوگوں کو بزدل خیال کرتے ہیں جو اپنی غریب اقلیت کو بے سروسامان کر کے۔ ان پر ہاتھ صاف کریں ہم نے ڈوگروں سکھوں اور مہاراجہ کشمیر کی ذلیل حرکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ یہاں کس سفاکی کے ساتھ مسلم کشی اختیار کی گئی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمیں اپنی غیرت اور دستور کے خلاف سبق دے رہی ہیں اور مجبوراً مہاراجہ کے اختیار کردہ ذلیل طریقوں کی ہمیں پیروی کرنی پڑی۔

مجھے افسوس ہے کہ صوبہ سرحد کے حکام بالخصوص مسٹر عبد القیوم اور ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمارے کئی ہزار لشکر کو واپس کر دیا۔ ہم حکومت پاکستان سے التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے راستہ میں روکاوٹ کا باعث نہ بنیں۔ ہم ان سے کوئی خرچ وغیرہ نہیں طلب نہیں کرتے۔ سو دنیا جانتی ہے کہ ہم قبائل صدیوں سے بدلہ لینا اپنی غیرت کا فرض سمجھتے ہیں۔ ہم کشمیر میں ناکام ہوں یا کامیاب اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر یہ رستا ہوا ناسور کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کشمیر کے مسلمانوں کو مہاراجہ ہندوستانی فوجوں اور ڈوگروں کے ظلم سے محفوظ نہ کر لیا جاوے۔ ہم ٹینکوں اور ہوائی حملوں سے کے دیر سے عادی ہیں۔ اور دنیا جانتی ہے۔ کہ ہم پر کتنے سال سے بمباری ہوتی رہی لیکن ہمیں نیچا نہ دکھا سکے گو خواہ ہماری نسلوں کو کشمیر کی آزادی کے لئے کئی سال جھلے کیوں نہ کہنے پڑیں۔ ہم اس بارے میں دنیا کی کسی بھی قوم کے فیصلوں کی پابندی نہیں کریں گے جب تک ڈوگرہ حکومت کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ ہم سکھوں ڈوگروں اور ہندوؤں سے اپنے بھائیوں کا سا سلوک کریں گے تا دنیا جان لے کہ پٹھانی غیرت اور سکھی درندگی میں کیا امتیاز ہے۔ ہم پٹیل نہرو پٹیالہ اور بلدیو سنگھ کے دلسوز اور ذلیل رویہ کو انسانی غیرت کے سراسر خلاف سمجھتے ہیں۔

(خاکسار کرنل شاہ لیند خان حال مقیم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ایبٹ آباد)

قادیان نرغۂ اعدا میں

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے جو مصدقہ اطلاعات آرہی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند کو اُن مظالم سے بے خبر رکھا گیا ہے۔ جو وہاں کے باشندوں پر پچھلے چند ہفتوں کے اندر کئے گئے ہیں اور آج بھی وہاں سکھ پوری طرح مسلط ہے۔ خاص قادیان اور گردو نواح کے مسلمان ہزارہا کی تعداد میں بھاگ گئے ہیں۔ احمدی جماعت ہمیشہ حکومت کی وفادار رہی ہے۔ اور جماعت کے امام کی طرف سے آج بھی بار بار اس بات کا اعلان کیا جارہا ہے۔ کہ جس طرح وہ انگریزی حکومت کی وفادار تھی۔ اسی طرح وہ ہندوستانی یونین کی بھی وفادار رہے گی لیکن ان اعلانات کے باوجود قادیان پر سکھوں کا تسلط روز بروز سخت ہوتا جاتا ہے۔

حکومت ہند اور مشرقی پنجاب کی حکومت کے ذمہ داروں نے بار بار وعدے کئے کہ وہ قادیان کے حالات کی جلد اصلاح کریں گے۔ لیکن آج تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ ہمارے خیال میں کسی جماعت کو زبردستی اس کے وطن سے نکالنا کوئی انصاف کی بات نہیں۔ مشرقی پنجاب کی حکومت کے اس طرز عمل کو کوئی مہذب انسان پسندیدہ نہیں کہہ سکتا۔ حکومت ہند کے لئے یہ مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ سکھوں سے مرعوب ہو کر ایک ایسی زبردستی اور نا انصافی کو روا رکھے۔ جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

(روزنامہ حقیقت یکشنبہ ۲ نومبر ۱۹۴۷ء)

مغربی پنجاب میں وزارت

مغربی پنجاب کے موجودہ انتہائی مایوس کن حالات کا تقاضا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی وزارت عظمیٰ کے لئے نہایت بلند کردار بالغ نظر بردبار سخت گیر سیاستدان کو منتخب کیا جائے۔ یہ اوصاف سر محمد ظفر اللہ خان میں موجود ہیں۔ کسی سیاسی گروہ سے ان کا تعلق نہیں۔ کہ اُن سے کسی قسم کی ریشہ دوانیوں کا احتمال ہوسکے۔ عملی تجربہ کے اعتبار سے خاندان ہندوستان اور پاکستان دونوں ممالک میں کوئی دوسرا شخص سر ظفر اللہ کا حریف نہیں۔ اس نے نہ صرف ہندوستان میں ہی نام پیدا کیا ہے۔ بلکہ وہ بین الاقوامی شہرت کا بھی مالک ہے۔ فلسطین کے معاملہ میں اس نے حضرت قائد اعظم کے ارشاد پر جس تندہی اور قابلیت سے کام کیا ہے۔ اس کا اعتراف نہ صرف غربی ممالک ہے۔ بلکہ روس اور امریکہ بھی اس کی قابلیت کے مداح خواں ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر انہیں مغربی پنجاب کا وزیر اعظم بنادیا جائے۔ تو اس بدقسمت صوبہ سے جنبہ داری خود غرضی اور اس قبیل کے تمام مصائب دور ہو جائیں۔

ہم نے جب کبھی سرکردہ سیاستدان سے سر ظفر اللہ کا نام پنجاب کی وزارت عظمیٰ کے سلسلہ میں لیا ہے۔ ہمیں ایک جواب ملا ہے۔ کہ سر ظفر اللہ بہت ہی سخت آدمی ہے۔ اس لئے اگر اسے وزیر اعظم بنادیا گیا تو وہ اپنے رفقاء کار و زراء کا سخت احتساب کرتا رہے گا۔ جو انہیں ناگوار گذرے گا گویا جس خصوصیت کی وجہ سے ہم اُسے وزارت عظمیٰ کے لئے بہترین آدمی خیال کرتے ہیں۔ وہی اس کے لئے ایک رکاوٹ ثابت ہوئی ہے۔

آغاز ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کے لئے اعلان

جب سے پنجاب میں فسادات شروع ہوئے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ بیرون جات کی رپورٹیں بالکل بند ہیں۔ لاہور میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر قائم کردیا گیا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ پاکستان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی رپورٹ باقاعدہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ سینز جو ممبرات یا عہدیداران لجنۃ اماء اللہ مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آئی ہیں۔ وہ اپنے پتوں سے دفتر لجنہ اماء اللہ کو مطلع فرمائیں۔

(خاکسار جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ رتن باغ جودہامل روڈ۔ لاہور)

اپنی خیریت سے مطلع کریں مادر تشریف لے آئیں۔ اُن کا بھائی و بھتیجہ بہت بے چین ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوں گے۔ تو ضرور تحریر فرمائیں گے۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔ میاں محمد احمد گورنمنٹ کوارٹر I.M.H Barrack Karachi Cantt No. 32

۳۔ چوہدری محمد یامین صاحب بی۔ اے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر شہر کی خیریت مطلوب ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنی خیریت سے اور دیگر دوستوں کی خیریت سے مطلع فرمادیں۔

(خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ جودہامل بلڈنگس لاہور نظارت بہشتی مقبرہ)

۴۔ (۱) خان بہادر مولوی غلام محمد خان صاحب گلگتی پنشنر محلہ دار البرکات قادیان (۲) محمد یوسف خان صاحب گلگتی وکیل بارہ مولا کشمیر (۳) محمد ابراہیم خان صاحب گلگتی محلہ دار البرکات۔ قادیان مندرجہ بالا احباب آج کل کہاں ہیں۔ اپنے پتہ سے تحریر فرمادیں (محمد بشیر خان گلگتی۔ گسوو دال)

درخواست دعا:۔ میرے بھائی مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ایک ہفتہ سے عارضہ بخار بیمار ہیں۔ وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ تا وہ قومی خدمت کما حقہٗ سنبھال سکیں۔ فقط نذیر احمد سیالکوٹی اکونٹنٹ الفضل)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا اطہر احمد مورخہ ۴ نومبر ۴۷ء کو چوک دال گراں لاہور سے گم ہوگیا ہے۔ لڑکے نے سُرخ رنگ کا مخملی کوٹ (قدرے پرانا) پہنا ہوا ہے۔ پاؤں میں باٹا کا براؤن جوتا۔ سفید شلوار۔ بال لمبے (پٹے)، اور بھورے ہیں۔ عمر پانچ سال۔ رنگ گندمی۔ چہرہ گول جو دوست تلاش کر کے لائیں گے۔ انہیں علاوہ اخراجات مبلغ یکصد روپے بطور نذرانہ پیش کئے جائیں گے۔ لڑکے کو مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی ایک پر پہنچا دیا جائے۔

(۱) بر مکان سید عبد الغفور صاحب عطار۔ بدر سٹریٹ متصل ٹھنڈی کھوہی فلیمنگ روڈ لاہور

(۲) تھانہ گوالمنڈی لاہور۔ (۳) تھانہ نولکھا لاہور

(خاکسار منتظر سید عبد الغفور عطار لائڈ ننگ مال روڈ۔ لاہور)

گمشدہ اشیاء کی تلاش

یکم نومبر ۴۷ء کے کنوائے میں میں اپنے ہمراہ چند ضروری اور قیمتی کتب بھی لایا تھا۔ لیکن لاہور اُترتے وقت سامان سنبھالتے ہوئے کوئی صاحب وہ گٹھڑی اُٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس میں علاوہ تفسیر کبیر۔ تذکرہ۔ ترجمہ انگریزی قرآن مجید از مولوی محمد علی صاحب نور القرآن۔ بیان القرآن وغیرہ نادر کتب میرے یونیورسٹی سارٹیفکٹ اور وصیت کے کاغذات وغیرہ بھی ہیں یہ سب کتب و کاغذات ایک بھولدار میز پوش میں بندھے ہوئے تھے۔ جو صاحب یہ کتب صحیح سالم واپس کریں گے۔ انہیں مبلغ دس روپے انعام دیئے جائیں گے۔ میرے سارٹیفکٹ وغیرہ بذریعہ ڈاک ہی بھجوا دیں۔ اور ثواب حاصل فرمادیں۔ (جنید ہاشمی بی۔ اے جودہامل بلڈنگ۔ لاہور)

۲۔ قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا۔ میں نے قادیان سے لفٹیننٹ مرزا امیر احمد صاحب کے ٹرک میں ایک صاحب کے ہمراہ ایک چھوٹا سا بادامی رنگ کا فائبر (FIBRE) کا بنا ہوا اٹیچی کیس بھجوایا تھا۔ اس پر British Airways کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ لاہور پہنچنے پر وہ صاحب اٹیچی کیس کو ٹرک میں سے لینا بھول گئے۔ اس میں مووی (Movie) کیمرہ کی استعمال شدہ فلمیں تھیں۔ جو کسی کے کام کی چیز نہیں۔ مگر میرے لئے قیمتی ہیں۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ جس دوست کو وہ اٹیچی کیس ہاتھ آیا ہو مجھے پہنچادیں۔ یا اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(صاحبزادہ) عباس احمد خان رتن باغ۔ لاہور)

خیریت مطلوب ہے

چوہدری حبیب اللہ خان صاحب یہاں نسیم آباد سے پنجاب گئے تھے۔ جن کی کوئی اطلاع نہیں۔ اگر کسی صاحب کو وہ ملیں۔ یا وہ خود ان سطور کو پڑھیں۔ تو وہ جلدی واپس پہنچیں۔ گھر میں بہت تشویش ہو رہی ہے۔ اور باہر فصل کا کاروبار تباہ ہورہا ہے۔ (رفیق احمد بھٹی)

۲۔ ماسٹر محمد حسن آسان۔ محمود احمد۔ صالحہ خاتون۔ قزلباش باغ گورنمنٹ کوارٹر E 142 جہاں کہیں ہوں

انشاء اللہ وہ دن قریب ہیں جب آزادی کے نور سے ہمارے وطن کے تاریک سے تاریک گوشے بھی منور ہو جائینگے (سردار ابراہیم)

سردار محمد ابراہیم کا بیان

پلندری ۲۸ نومبر حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے جموں اور کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تنظیم اور اتحاد کو برقرار رکھیں اور اس مرحلہ عظیم میں جو کہ انہیں درپیش ہے کمال جانفشانی سے ثابت قدمی کا ثبوت دیکر فتح عظیم حاصل کریں۔ جو ان کے لئے مقدر ہے۔

بیان کے آخر میں سردار ابراہیم نے کہا کہ ہم

حکومت ایران کا جواب روس کو مطمئن نہیں کریگا

مانچسٹر ۲۸ نومبر۔ مانچسٹر گارڈین نے اپنی آج کی اشاعت میں قیاس آرائی کی ہے۔ کہ روس نے تیل کے بارہ میں ایران پر جو الزامات لگائے تھے۔ ان کا جواب جو ایران کے وزیر اعظم نے دیا ہے۔ روس کے لئے تسلی بخش ثابت نہیں ہوگا اس سلسلہ میں روسی نمائندہ نے حکومت ایران کو جو دھمکی دی ہے۔ اس کے نتائج بخوبی قیاس کئے جا سکتے ہیں۔ (رائٹر)

ہری جن کی حجامت بنانے سے انکار

بمبئی ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی سٹی پولیس نے ایک حجام کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ اس نے ایک ہری جن کی حجامت بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ بمبئی ہری جن ایکٹ ۱۹۴۶ء کے ماتحت یہ پہلی گرفتاری بیان کی جاتی ہے۔

ملزم کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اسے ضمانت پر رہا کر دیا (ا۔پ)

برما میں کام کرنیوالے ہندوستانی ملازمین

رنگون ۲۸ نومبر۔ حکومت برما کے ماتحت کام کرنے والے ہندوستانی افسروں کا ایک ڈیپوٹیشن رنگون سے دہلی کو روانہ ہو گیا ہے یہ لوگ برما کے خود مختار ہو جانے کی صورت میں برما حکومت کے ماتحت کام کرنے والے ہندوستانی ملازمین کے مستقبل کے متعلق حکومت ہند سے بات چیت کریں گے۔ یہ بھی سوچا جائیگا کہ آیا ان کو ہندوستان میں جذب کیا جا سکتا ہے؟

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس تعلق میں حکومت پاکستان سے بھی بات چیت ہوگی۔ (رائٹر)

اکھنور کے علاقے میں دہشت انگیز حملے

ہندوستانی فوجوں کی سپلائی لائن کو زبردست خطرہ

سچائی پر قائم ہیں۔ ہمارے مطالبات جائز مطالبات ہیں۔ دنیا ہمارے معاملات میں بہت دلچسپی لے رہی ہے۔ اور بلاشبہ ان کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہیں ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ وہ دن قریب ہیں جب ہماری مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اور آزادی کی شعاعیں ہمارے وطن کے تاریک سے تاریک گوشہ کو منور کر دیں گی

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ آج کل اندازاً دس ہزار گھوڑے سواروں کی ایک فوج نے جس کا ہر فرد مسلح ہے مغربی پنجاب

پشاور سے روزنامہ شہباز کا اجرا

پشاور ۲۸ نومبر۔ پشاور سے "شہباز" نامی روزانہ اخبار کا اجرا ہو گیا ہے۔ اس کا افتتاح خان عبدالقیوم خان وزیر اعظم صوبہ سرحد اور تین سو دیگر معززین نے کیا۔ خان عبدالقیوم خان نے اس کے اجرا پر ادارہ کو مبارکباد دی اور امید کا اظہار کیا کہ یہ اخبار صوبہ کی دیر سے محسوس کی جانیوالی کمی کو پورا کرنے والا ثابت ہوگا

اس موقعہ پر اخبار کے مالک ملک نور الٰہی نے قائد اعظم ریلیف فنڈ اور پاکستان ایر فورس کیلئے پانچ پانچ ہزار روپیہ کے عطیوں کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ "شہباز" پہلے لاہور سے شائع ہوا کرتا تھا۔ (ا۔پ)

برما کی سوشلسٹ پارٹی کے ارادے

رنگون ۲۸ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم تھاکن نو اگلے سال جون میں اپنے عہدہ سے ریٹائرڈ ہو جائیں گے اور کرنل بولٹ یا بری ڈپٹی وزیر اعظم ان کی جگہ حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ اپنا فوجی عہدہ ترک کر کے اپنا تمام وقت سیاسیات کی نذر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یو کو گائی نے بیان کیا ہے کہ برطانیہ کے ساتھ جو حال ہی میں ہمارا معاملہ ہوا ہے وہ ایک مضبوط بنیادی پتھر ہے۔ جس پر ہم برما کی سوشلسٹ حکومت کی عمارت کھڑی کر سکتے ہیں (رائٹر)

برطانوی ملازمین کے واجبات جلد ادا کئے جائیں

لنڈن ۲۸ نومبر۔ ہندوستان اور پاکستان میں مقیم برطانوی ہائی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہر دو حکومتوں سے اسبات کا یقین حاصل کریں کہ وہ سکرٹری آف سٹیٹس اور دوسرے محکموں میں کام کرنے والے ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ اور دیگر واجبات جلد از جلد ادا کر دیں گی (رائٹر)

پاکستان کی طرف چٹھی بھیجنے والے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی معزولی

لکھنؤ ۲۸ نومبر گذشتہ دنوں پاکستان کی طرف جانیوالے ایک ہوائی جہاز کی تلاشی پر پولیس کو ایک چٹھی ملی جو ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پاکستان میں رہنے والے بعض افسروں کے نام لکھی تھی معلوم ہوا ہے کہ اس سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔

(ا۔پ)

حیدرآباد میں ۱۴۴ دفعہ کا نفاذ

حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ نظام گورنمنٹ نے حیدرآباد میں ۱۴۴ دفعہ کا نفاذ کر دیا ہے۔ پانچ یا اس سے زیادہ افراد کا کسی ایک جگہ پر اجتماع یا کسی قسم کا ہتھیار لے کر چلنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ حیدرآباد ڈیلیگیشن سرکردگی نواب معین نواز جنگ ہفتہ کے دن دہلی کیلئے روانہ ہو رہا ہے۔ ایک اطلاع ہے کہ انجمن اتحاد المسلمین کی ورکنگ کمیٹی کا مسلسل آٹھ گھنٹے تک اجلاس ہوتا رہا۔ بغیر کسی نتیجہ پر پہنچنے کے اجلاس کل پر ملتوی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ میں مکمل تغیر کرنے کا مسئلہ زیر بحث تھا۔

اکھنور اور بھمبر کے درمیان ۲۵ میل لمبے علاقے میں کیا ہندو اور کیا مسلمان سبکو ہی پے در پے حملوں سے خوفزدہ کر رکھا ہے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس نامعلوم فوج کے حملوں سے مہاراجہ کشمیر کا موسم سرما کا صدر مقام جموں خطرے میں پڑ گیا ہے نیز ہندوستانی فوجوں کا سپلائی کا رستہ بھی ان کی زد سے باہر نہیں قرار دیا جا سکتا۔

کوٹلی سے چالیس میل جنوب کی طرف بھمبر کے مقام پر ریاستی فوج کا ایک دستہ اس وقت گھیرے میں ہے۔ (ا۔پ)

انڈونیشین جمہوریہ کو ڈچ دھمکی

بٹیویا ۲۸ نومبر۔ ڈچ نیوز ایجنسی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انڈونیشین جمہوریہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر دوبارہ ڈچ فوجوں نے کسی طرف بھی پیشقدمی کی تو وہ ایسٹ انڈیز میں ساڑھ پھونک کی پالیسی پر عمل شروع کر دینگے (رائٹر)

ریاست حیدرآباد میں رسل و رسائل کے آلات جدید کی نمائش

حیدرآباد ۲۸ نومبر۔ حیدرآباد سٹیٹ پولیس نے رسل و رسائل کے آلات جدید کی جن میں وائرلیس ری سپیشن اور ٹرانس مشن خاص طور پر قابل ذکر ہے پولیس ہیڈ کوارٹر میں نمائش کی جس میں افسروں کی ایک بڑی تعداد اور کچھ دیگر لوگ بھی دیکھنے کو جمع تھے۔

اس وقت ملکی اور غیر ملکی محکمہ ہائے پولیس اپنے اپنے انتظام کو مضبوط تر بنانے اور کام کی فوری تکمیل کے لئے ضروری انتظام کر رہی ہے۔ حیدرآباد میں وائرلیس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ مرکزی پولیس ضلعوں کے حالات سے ہر وقت باخبر رہے گی۔ اس وقت تقریباً پچاس امیدواروں کو وائرلیس کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ (ا۔پ)

امریکہ ترمیم شدہ چارٹر کو قبول نہیں کریگا

ہوانا ۲۸ نومبر۔ ہوانا کی ۶۲ اقوام کی ٹریڈ کانفرنس کے پاکستانی نمائندہ مرزا اصفہانی نے آج اجلاس میں کہا کہ جب تک اس چارٹر میں ترمیم نہ کیجائیگی یہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ موجودہ صورت میں غیر ترقی یافتہ اقوام کے لئے جن کی اس وقت دنیا میں کثرت ہے۔ امداد کی کوئی تجویز نہیں کی گئی۔

امریکہ کے نمائندہ مسٹر ولیم کلیٹن نے کہا۔ کہ ایسے کمزور چارٹر کو جس میں استثنائی صورتیں درج ہوں گی۔ امریکہ ہرگز قبول نہیں کریگا

(رائٹر)

کشمیر میں ناجائز مداخلت کی بنا پر پنڈت نہرو کی حکومت انصاف پسند دنیا کی نگاہ میں مجرم ہے

لالہ مہرچند کھنہ ضمانت پر رہا ہو گئے

پشاور ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ مہرچند کھنہ سابق وزیر مالیات صوبہ سرحد کو جنہیں چھ ماہ کی سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔ پشاور کے سشن جج نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے

(ا۔پ)

پنڈت جواہر لال نہرو اپنے اصل روپ میں

"وہ شخص جو چند ماہ قبل ہری سنگھ کی حکومت کو مٹانے کیلئے کھڑا ہوا تھا آج خود اسکے جابرانہ اقتدار کا سب سے بڑا علمبردار ہے"

(خان عبدالقیوم خان کا بیان)

پشاور۔ ۲۸ نومبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں نے آج ایک پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اخلاقاً انڈین یونین کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کی خواہشات کے خلاف ریاست کے معاملات میں دخل اندازی سے کام لے۔ خصوصاً اس حال میں جبکہ تمام کے تمام مسلمان جو وہاں زبردست اکثریت میں ہیں۔ موجودہ ڈوگرہ حکومت کے سخت خلاف ہیں۔

خان عبدالقیوم خاں نے کہا۔ کہ یہ بات تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے کہ وہی پنڈت نہرو جو چند ماہ قبل یہ ارادہ لیکر اُٹھے تھے کہ وہ کشمیر میں ڈوگرہ راج کا خاتمہ کر کے چھوڑینگے۔ آج اسی ظالم مہاراجہ کے ہاتھوں کو خون آلودہ کر رہے ہیں۔ اپنی تمام طاقت صرف کر رہے ہیں۔ آپ نے پنڈت نہرو کے رد یہ میں اس زبردست انقلاب پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہا میں پوچھتا ہوں۔ کیا پنڈت نہرو کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ کشمیر کا ایک ایک مسلمان ہری سنگھ کے ڈوگرہ راج سے سخت بیزار ہے؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے۔ کہ انڈین یونین کے طیارے خالص مسلمان آبادی کے دیہاتوں پر آتشباری کر کے مسلمانوں کو چن چن کر ہلاک کر رہے ہیں۔ اور خوفزدہ مسلمان روزانہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر کثرت سے مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد میں آ کر پناہ لے رہے ہیں! یقیناً پنڈت نہرو اور انکی حکومت انصاف پسند دنیا کی نگاہ میں مجرم ہے۔ اسلئے کہ وہ اپنی تمام تر طاقت اور ذرائع کو ان لوگوں پر ظلم ڈھانے میں صرف کر رہی ہے۔ جو حصول آزادی کے جائز مطالبہ پر قائم ہیں

خان عبدالقیوم خاں نے اپنے ایبٹ آباد کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہاں میں نے حکومت کشمیر کے محکمۂ اطلاعات کی طرف سے شائع شدہ بعض اشتہارات دیکھے ہیں۔ جن میں لکھا ہوا تھا۔ کہ ہری سنگھ کی حکومت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اور شیخ اس کی جگہ شیر کشمیر کی حکومت نے لے لی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بیرونی دنیا کو عمداً دھوکہ دینے کی یہ ایک ناکام کوشش ہے۔

پنڈت نہرو کے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ کشمیر کی بغاوت میں حکومت پاکستان کا ہاتھ ہے۔ خان عبدالقیوم خاں نے کہا کہ نہ صرف پنڈت نہرو بلکہ ایک دنیا اس بات کو جانتی ہے۔ کہ کشمیر کی بغاوت کسی منظم تحریک کی محتاج نہ تھی۔ ہر وہ شخص جس نے کشمیر کے مسلمانوں کی خستہ حالی کا مشاہدہ کیا ہے۔ وہ گواہی دے سکتا ہے کہ کشمیر میں بغاوت کا ہو جانا ہر وقت متوقع تھا یاد رہے یہ آج یا کل کی بات نہیں۔ بلکہ کشمیر کے مسلمانوں کو اس وقت سے اُلّو بنایا جا رہا ہے۔ کہ جب برطانوی حکومت اور موجودہ ڈوگرہ راج کے بانیوں کے درمیان ریاست کی خرید و فروخت کا ناپاک سودا منصۂ شہود پر آیا تھا۔ کیا دنیا کی تاریخ عدم انصاف کی ایسی مثال پیش کر سکتی ہے۔ کہ چالیس لاکھ انسان محض پچہتر لاکھ کی حقیر رقم کے عوض بھیڑ بکریوں کی طرح بیچ دئے گئے ہوں۔ خان عبدالقیوم خاں نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو اب اپنے اصل روپ میں ظاہر ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اول بھی ہندو ہیں اور آخر بھی۔ حیرت کی بات ہے کہ وہ شخص جو چند ماہ قبل ہری سنگھ کی حکومت کو مٹانے کیلئے کھڑا ہوا تھا۔ آج خود اسکے جابرانہ اقتدار کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے کہ روس آزاد حکومت کی مدد کر رہا ہے۔ عبدالقیوم خاں نے کہا۔ کہ یہ ہندو پریس کی بے بنیاد اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے جو وہ انگلستان اور امریکہ میں رائے عامہ کو برخلاف کرنے کیلئے استعمال کر رہا ہے

(ا۔پ)

حیدر آباد کے نئے وزیر اعظم

حیدر آباد۔ ۲۸ نومبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کنسٹرکشن کمپنی اینڈ الائیڈ کنسٹرن کے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر لئیق علی کو حیدر آباد کا وزیر اعظم مقرر کیا جا رہا ہے (اورینٹ پریس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی ماندہ آزاد قبائل بھی پاکستان میں شامل ہو گئے

پشاور۔ ۲۸ نومبر۔ مولانا خان میر علی نے جو حال میں ہی کرم ایجنسی کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ باقی ماندہ آزاد قبائل نے بھی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے پاکستان کیساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔ فقیر آف ایپی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ وزیرستان میں اس کا اثر دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور لوگ اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ انکی عزت اور ناموس پاکستان کے ساتھ ہی وابستہ ہے

(اورینٹ پریس)

مصر کے نوجوان رضاکار کشمیر کی آزاد فوجوں کے دوش بدوش لڑینگے

راولپنڈی۔ ۲۸ نومبر آج راولپنڈی میں مسلم برادرہڈ ایسوسی ایشن کے نائب رہنمائے اعلیٰ صالح محمد شمادی نے ایک تقریبی جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہم آزاد کشمیر کے بین الاقوامی بریگیڈ کیواسطے رضاکار بھجوائینگے۔ جو اپنے کشمیری بھائیوں کی آزادی کیخاطر انکے دوش بدوش لڑینگے

مسٹر شمادی نے کشمیر کی آزاد فوجوں کی شجاعت اور بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ آزادی کی خاطر سخت مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے کمال بے جگری سے لڑ کر اپنے آپ کو اقوام عالم کی تاریخ میں نمایاں تذکرے کا حقدار بنا رہی ہیں۔

آپ نے آزاد کشمیر اور مسلم کانفرنس کے نمائندوں کو یقین دلایا کہ ہم واپس جاتے ہی تمام دنیائے عرب میں حکومت آزاد کشمیر کی ہمدردی میں ایک عام رو چلا دینگے۔ اور آزاد فوجوں کیواسطے طبی وفود گرم کپڑے اور دیگر ضروری سامان وغیرہ بھجوانے کا بھی انتظام کرینگے

(ا۔پ)

مسٹر غضنفر علی خاں لاہور میں

لاہور۔ ۲۸ نومبر۔ پاکستان کے پناہ گزینوں کے محکمہ کے وزیر راجہ غضنفر علی خاں آج ایک ہفتہ تک راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع کا دورہ کرنے کے بعد واپس لاہور پہنچ گئے۔ اس دورہ میں آپ نے پناہ گزینوں کے مختلف کیمپوں کا معائنہ کیا۔ نیز ضلعوں کے ذمہ دار حکام سے پناہ گزینوں کو دوبارہ آباد کرنے اور کام پر لگانے کے سوال پر تبادلہ خیالات کیا

صوبہ سندھ میں مسلم پناہ گزینوں کیلئے ملازمتیں فراہم کیجائینگی

کراچی۔ ۲۸ نومبر مسلمان مہاجرین کو ملازمتیں دینے کیلئے سندھ گورنمنٹ نے اپنی پالیسی پر نظرثانی کی ہے۔ ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ پناہ گزینوں کو ملازمتیں مہیا کر دینے میں یہاں کے اصل ملازمین کے حقوق کی بھی نگہداشت کی جائے گی۔ موزوں پناہ گزینوں کو خاص حقوق بھی دئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سندھ کے مستقل باشندہ ہونے کا عہد کریں!

مسئلہ کشمیر کا حل سوچا جا رہا ہے

لنڈن ۲۸ نومبر۔ جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور وزیر اعظم برطانیہ کی جو خط و کتابت جاری تھی۔ اس کے ماحصل کے متعلق یہاں کے سرکاری حلقوں میں مکمل خاموشی پائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ دنوں کشمیر میں ہونیوالے واقعات کیساتھ حکومت برطانیہ گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ اس تعلق میں حکومت پاکستان اور ہندوستان کیساتھ نامہ و پیام جاری ہے۔ اور امید کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ عنقریب ہی اس مسئلہ کا کوئی ایسا حل سوچا جائے گا۔ جو ہر دو حکومتوں کیلئے قابل قبول ہوگا

سندھ میں اقلیتوں کی طرف سے "پاکستان نیشنل لیگ" کا خیر مقدم

کراچی ۲۸ نومبر۔ سندھ کی اقلیتوں کی ایسوسی ایشن نے آج ایک جلسہ میں مسلم لیگ کو اڑا دینے کی تحریک کا خیر مقدم کیا۔ نیز ایسوسی ایشن نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ مجوزہ پاکستان نیشنل لیگ میں ہر مذہب و ملت کے افراد کیلئے داخلہ کھلا ہوگا

نئی دہلی۔ ڈاکٹر سلطان شہریار نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ کل سنگاپور روانہ ہو رہے ہیں۔ اور وہاں سے آسٹریلیا